محبت ہی محبت

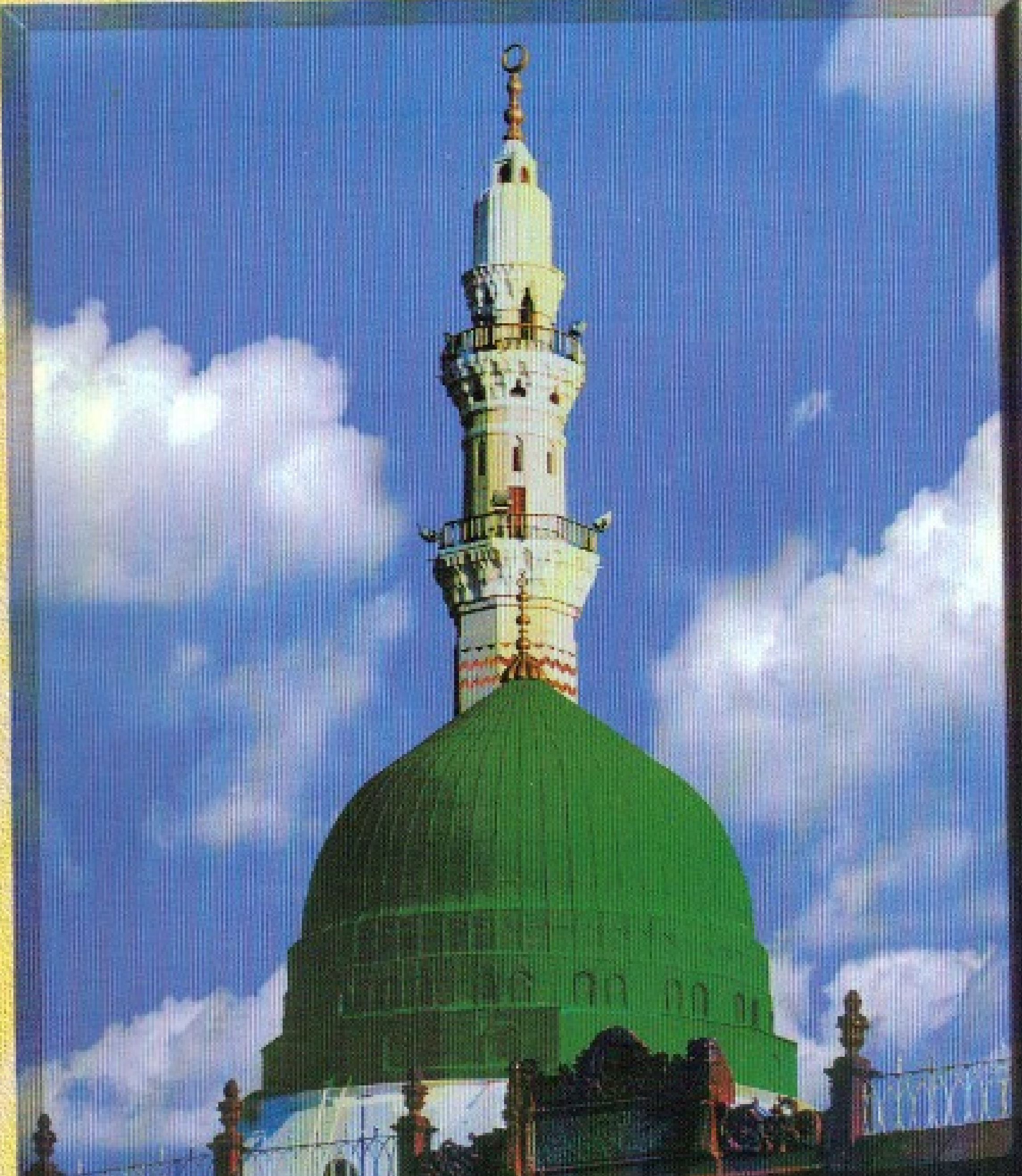

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

اللہ کی دُلار اپنے پیارے پر؟

محبّت ہی محبّت

اور اس محبّت کے حریص مومن کا مقام

اللہ کی دُلار اپنے پیارے پر

محبّت ہی محبّت

جو

قبول ہی قبول

اور

سُرور ہی سُرور ہے

جس پر

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی رضامندی، خوشنودی
اور دارین کی فلاح وسعادت اور سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے

اہم عنوانات

- سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبّت ہے ۔
- بشریّت
- حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی ہیں اور محب بھی
- دُرود شریف اور دوسرے اعمالِ خیر کا فرق
- کثرتِ دُرود شریف

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے۔	۵
۲	کائنات میں پہلی تخلیق	۶
۳	کل کائنات کی وجہ تخلیق	۷
۴	بشریت	۸
۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔	۱۰
۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب ہیں محب بھی ہیں۔	۱۱
۷	دو طرفہ محبت۔	۱۲
۸	محبت کی پہلی جہت اور درود شریف۔	۱۳
۹	محبت کی دوسری جہت اور دُرود شریف۔ (رسالہ کا مقصد اصلی)	۱۵
۱۰	کثرت دُرود شریف پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کا دوسرا سبب۔	۱۸
۱۱	ہدیہ کے لحاظ سے دُرود شریف اور بندوں کے دوسرے اعمال خیر کا فرق۔	۱۹
۱۲	سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرنے کی صورت۔	۲۰
۱۳	دُرود شریف پڑھنے والے کی قابلِ رشک سعادت۔	۲۲
۱۴	کثرت دُرود شریف۔	۲۲
۱۵	جمعہ کے دن کثرت دُرود شریف۔	۲۵
۱۶	کثرت دُرود شریف سے متعلق علماء کرام کے چند اقوال۔	۲۷
۱۷	کثرت دُرود شریف سے متعلق چند حکایات	۳۰
۱۸	رسالہ ہٰذا کا دوسرا اہم مقصد۔	۳۵
۱۹	کثرتِ درود شریف نورِ قلب کا ذریعہ ہے۔	۳۶
۲۰	محبت والے عمل کے حریص مومن کا مقام۔	۳۷
۲۱	خلاصہ۔	۳۹
۲۲	دعوتِ عمل۔	۴۰
۲۳	رسالہ شفاء الاسقام فی الصلٰوۃ والسلام	۴۳
۲۴	نعتیہ کلام۔	۶۴
۲۵	منتخب اشعار	۶۵
۲۶	غزل نعتیہ	۶۷
۲۷	نعتیہ اشعار	۶۸
۲۸	بشارت	۷۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ

سب سے اوّل جس کا ظہور ہوا وہ محبّت ہے

اگر محبّت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور اب بھی جو کچھ ہے، اس کی اصل محبت ہی ہے۔ کیونکہ حدیثِ پاک سے ثابت ہے کہ ساری مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ اکیلا تھا اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی اور وہ اب بھی ایسا ہی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ البتہ اس کی صفات اور کمالات ہیں جو کہ اہلِ سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق ذاتِ پاک سے الگ نہیں ہیں اور نہ ہی عینِ ذات ہیں۔ اِن کمالات اور خوبیوں میں ایک خوبی حُسن کی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں آیا ہے "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ" اور خوبی کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کا ظہور ہو اور خوبی والے کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ وہ خوبی ظاہر ہو۔ چنانچہ ایک اعلیٰ درجہ کا خوشنویس اپنے اندر خطّاطی کی جو خوبی رکھتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ کہیں کچھ لکھ کر اپنی اس خوبی کو ظاہر کرے جب اپنا لکھا دیکھتا ہے، خوش ہوتا ہے۔ اس دیکھنے کے لئے کوئی آئینہ یا اپنی خوبی کا مَظہر بناتا ہے وہ مَظہر اس کی ذات میں کسی درجہ میں شریک نہیں ہوتا بلکہ اس مَظہر یا آئینہ کا وجود وظہور اسی صاحبِ خوبی کا ایک کمال ہوتا ہے جس کی اپنے طور پر مستقل کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

کتاب وسنت کی روشنی میں اللہ پاک کے عطا کردہ نورِ فراست سے حضراتِ عارفین حدیث "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ" سے محبت کا ظہور ثابت کرتے ہیں کہ ذاتِ پاک جلّ شانہٗ جو منبعِ حُسن وجمال اور جامع کمالات ہے اُس کو اس کی چاہت ہوئی کہ اس کی صفاتِ کمال وجمال اور اسماء جلالیہ وجمالیہ کا ظہور ہو۔ ظہور کے لئے مظاہر بنائے۔ صفات واسماء کا ظہور افعال سے متعلق ہے اس کے لئے مخلوق پیدا

فرمائی کہ اُس سے مختلف اَفعال صادر ہوں گے۔ یہ میری ذات وصفات کی معرفت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ جل شانہٗ جو کمالات کا مخفی خزانہ ہے اس کی تفصیلی معرفت حاصل کرنے کے لئے اُس نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ حاصل یہ کہ ساری کائنات کا وجود اللہ پاک کی چاہت سے ہوا۔ اور اس میں اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا۔

کائنات میں پہلی تخلیق (نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم)

عبدالرزاق نے اپنی سَنَد کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر! اللہ تعالےٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنیٰ کہ نورِ الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اُس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے طویل حدیث ہے۔

ف۔ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اوّلیت کا ذکر آیا ہے اُن اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔
(نشر الطیب ص۵)

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور وہ ان کے جدّ امجد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السّلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

ف۔ اس عدد میں کمی کی نفی ہے زیادتی کی نہیں۔ (نشر الطیب ص۷)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبوت کے احکام حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے سے جاری ہو چکے تھے اور آپ اسی وقت سے نبی تھے، بخلاف دوسرے انبیاء کے کہ ان کے لئے احکام نبوّت کا اجراء ان کی بعثت کے بعد ہوا ہے۔ جیسا کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ نے بھی فرمایا کہ حضور علیہ السّلام

نشأۃ عنصریہ سے بھی پہلے سے نبی ہو چکے تھے۔ (العرف الشذی ص۵۴۲ ابواب المناقب)

حدیثِ ترمذی اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ پر حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بعض روایات میں اَوَّلُ الْمَخْلُوْقَاتِ نُوْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھی وارد ہے جس کو علامہ محدث قسطلانی شارح بخاری نے المواہب اللدنیہ میں بطریقِ حاکم روایت کیا ہے اور ترجیح حدیث ترمذی مذکور پر حدیثِ نور ہی کو ہے (العرف الشذی ص۵۱۳)

حضرت رحمہ اللہ نے اپنے قصیدۂ حدوثِ عالم کو اس شعر سے شروع کیا ہے ؎

تَعَالَی الَّذِیْ کَانَ وَلَمْ یَكُ مَا سِوٰی
وَاَوَّلَ مَا جَلَّی الْعَمَاءَ بِمُصْطَفٰی

(وہ بہت ہی عظیم اور برتر ذات ہے جو ازل سے ہے کہ اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا اور اس نے سب سے پہلے عالمِ نابود کو سرورِ عالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ منور و روشن فرمایا ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری)

کُل کائنات کی وجہ تخلیق (جنابِ حبیب اصلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت علامہ نور شاہ کشمیری قدس سرہ فرماتے ہیں:-

چونکہ مشہور عام حدیث "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے، اس لئے دوسری روایاتِ صحیحہ کی وجہ سے اس کا مضمون درست قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت مجدد قدس سرہٗ نے بھی ص۱۱ مکتوب ۲۴۲ میں لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرُّبُوْبِیَّةَ والی روایت درج فرمائی ہے اور اس کے حاشیہ میں دوسری درج ذیل روایات بھی نقل ہوئی ہیں "لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَلَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ (مسند الفردوس دیلمی) لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقْتُكَ خِطَابًا لِاٰدَمَ، وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَّلَا اَرْضًا (المواہب) لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُكَ (حاکم) فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ (حاکم۔ واقرہ السبکی)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی "نشر الطیب" میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام کا نام عرش پر آسمان و زمین وغیرہ کی تخلیق سے ۲۰ لاکھ سال قبل لکھا ہوا تھا۔ اور آپ نے ہی سب سے پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا جواب دیا تھا۔ اور خلق عالم سے مقصود بھی آپ ہی تھے۔ حضرت مجدد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ کو اپنی ربوبیت کا اظہار مقصود ہوا اس لئے حضور علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ (ملفوظات محدث کشمیری ص۲۱۱)

حضرات ائمۂ اسلام لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا مضمون قرآن پاک سے بھی ثابت کرتے ہیں۔

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو بشری خصائص سے نواز کر جملہ خیر وخوبی اور جملہ کمالات اور محاسن کا جامع بنایا۔ خدائی مخصوص صفات اُلُوہیّت، ربوبیّت، صمدیّت، یکتائی اور کبریائی کے علاوہ جو صفاتِ کمال کسی بشر کو عطا کی جا سکتیں، اُن سب کو جسدِ اطہر میں ودیعت رکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات اور حُسن کا پورا مظہر بنا کر اپنا حبیب بنا لیا۔ حجۃ الاسلام بانیٔ دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

جہاں کے سارے کمالات اک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال
بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عار

تو آئینہ ہے کمالاتِ کبریائی کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تمام مخلوق کو اپنے اسمار و صفات کی معرفت عطا فرمائی۔

بشریّت اوپر جو بشری خصائص کا ذکر آیا اس کے متعلق یہ ملحوظ رہے کہ بشریّت میں انسانوں کے ساتھ مماثلت جنسی ہے کہ آپ ملائکہ وغیرہ میں سے نہیں، بشر ہیں۔ لیکن یہ بشری خصائص عام انسانوں کی طرح سے نہیں بلکہ یہ ایسی خصوصیات ہیں کہ ان میں انسانوں میں سے کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔ انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل شانہٗ کی طرف سے وحی آتی تھی افضل الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے خادم تھے، قَابَ قَوْسَیْن آپ کا مقام تھا۔ آپ مجتبیٰ تھے، مصطفےٰ تھے، حبیبِ خدا تھے، محبوبِ خدا تھے۔ وغیرہا فضائل کے حامل تھے۔ اور جسمانی لحاظ سے بھی عام انسانوں کی طرح سے نہ تھے، جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ وَلَيْسَ كَالْبَشَرِ
بَلْ هُوَ يَاقُوتٌ وَالنَّاسُ كَالْحَجَرِ

بزرگوں نے لکھا ہے کہ جنسی مماثلت کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے برابر کا سمجھنا کفر ہے۔ چنانچہ روحِ مبارک سے متعلق تو اوپر گذر چکا، جسمِ مبارک کے لحاظ سے بھی آپ کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی گئی۔ آپ کی آنکھ مبارک کا یہ حال تھا کہ جیسا سامنے کی چیزیں دیکھتی تھی، ایسے ہی پشت کی طرف سے بھی دیکھتی تھی۔ جیسے اُجالے میں دیکھتی تھی ایسے ہی اندھیرے میں دیکھتی تھی، جیسے نزدیک سے دیکھتی تھی اسی طرح دور سے بھی دیکھتی تھی۔ اور پسینہ مبارک تمام عطروں سے زیادہ معطر تھا۔ اور جس راستہ سے گذر جاتے تھے وہ راستہ دلربا خوشبو کی وجہ سے پہچانا جاتا کہ یہاں سے آپ گذرے ہیں۔ آپ کی ہتھیلی مبارک ریشم کی طرح ملائم تھی۔ جس سے مصافحہ فرماتے تھے، اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی تھی۔ آپ کا رعب ایک ماہ کی مسافت تک پہنچتا تھا۔ آپ کی زیارت کرنے والا اول وہلہ میں ہیبت میں آجاتا تھا اور پھر مانوس ہو کر ایسا گرویدہ ہوتا کہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ آپ اس کو محبوب ہو جاتے تھے۔ اور بعض خصوصی صحابہ رضی اللہ عنہم کو باوجود شوق کے کبھی آنکھ بھر کر زیارت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اسی طرح آپ خلق اور خُلق میں ساری مخلوقات میں ممتاز تھے۔ حتیٰ کہ آپ کا بول و براز باتفاق علماء پاک تھا۔ جس جگہ آپ فراغت حاصل کرتے زمین اس کو نگل لیتی اور وہاں سے خوشبو آتی تھی۔ غرض ہر ہر بات میں عام انسانوں سے امتیاز ہے۔ صرف بشریت میں جنسی اشتراک ہے۔ اور یہی اشتراک فضیلت کا باعث ہے کہ بشر ہونے کے باوجود مافوق البشر خصوصیات رکھتے ہیں اسی طرح بشری جسم مبارک کے باوجود مجسّمۂ نور تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا (جیسا کہ امام ربانی حضرت گنگوہی قدس سرہ کا بھی قول ہے) عبدیت اور نبوّت کے انعامات اور معجزات تو بے شمار ہیں جن کا کچھ ظہور دنیا میں ہوا، کچھ برزخ میں ہو رہا ہے اور کچھ یوم حشر میں شفاعتِ کبریٰ اور مقام محمود کی صورت میں نمایاں ہوگا۔ اس سے تمام انبیاء مستفید ہوں گے اور اولین و آخرین کو آپ کے اس اعزاز پر رشک ہوگا (تفصیل نشر الطیب وغیرہ میں موجود ہے اور بعض چیزیں اس رسالہ کی مناسبت سے آگے آ رہی ہیں۔)

اس زمانہ میں بھی بعض اوقات جن مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مبارکہ کبھی جلوہ افروز ہوتی ہے اور خواب یا مکاشفہ میں کوئی زیارت کرتا ہے تو اس جگہ سے حسّی طور پر خوشبو اور انوار عام لوگ بھی محسوس کرتے ہیں۔

لیکن بعض عظیم مصالح کی بنا پر کچھ بشری عوارضات کو باقی رکھا گیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو انسانوں کے لئے اُسوہ بنانا تھا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہوگیا تو انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا۔ اے پروردگار! میں آپ سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے سو حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ ہنوز میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا۔ عرض کیا کہ اے رب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور (اپنی (شرف دی ہوئی) روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" سو میں نے معلوم کرلیا کہ آپ نے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔ حق تعالےٰ نے فرمایا۔ اے آدم تم سچے ہو، واقع میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطے سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی۔ اور اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا (روایت کیا اس کو بیہقی نے دلائل میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی روایت سے اور کہا کہ اس کے ساتھ عبدالرحمٰن متفرد ہیں۔ اور روایت کیا اس کو حاکم نے اور اس کی تصحیح کی اور طبرانی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا کہ وہ تمہاری اولاد میں سب انبیاء سے آخری نبی ہیں۔ (نشر الطیب ص۱)

اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مؤمنین پر اس کا احسان جتلایا۔ تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا آپ کو مقام معراج اور قربِ خاص عطا فرمایا۔ بہت سی غیب کی باتوں پر آپ کو مطلع فرمایا۔ تمام اولادِ آدم کا آپ کو سردار بنایا۔ ایک ابدی معجزہ قرآن عطا فرمایا۔ آپ کی غایت شرافت کی وجہ سے آپ کا نام لے کر خطاب نہیں کیا۔ مؤمنین کو بھی آپ کا نام لے کر خطاب کرنے سے منع فرمایا۔ آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اور قیامت میں ساقیٔ کوثر، شافع محشر بنا کر مقام محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اپنی دائمی محبت و شفقت سے سرفراز فرمایا۔ مؤمنین کو بھی آپ سے محبت رکھنے، آپ کی اتباع کرنے اور ہر امر میں توقیر و احترام کے ساتھ پیش آنے کا امر فرمایا۔ اور اس میں ذراسی کمی و کوتاہی پر تہدید و عیدیں سنائیں حتیٰ کہ آپ کے افعال و عادات کو عبادت قرار دیا۔ اور ان کی نقل کرنے والوں کے لئے اپنی

محبوبیت کی بشارت قرآنِ پاک میں سنادی اور آپ کے خُلقِ عظیم کا اعلان فرما دیا جس کی کما حقہٗ تشریح سے عقلِ انسانی اور قلم عاجز ہیں (کیونکہ یہ کلامِ الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی لامحدود صفت ہے۔ (تفصیل سیرت کی کتابوں میں ملاحظہ ہو) اردو دان حضرات کے لئے "رحمتِ کائنات" تالیف حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی مدظلہ کا مطالعہ مفید ہے)

ایک حدیثِ پاک میں ایک موقع کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "غور سے سنو میں اللہ کا حبیب ہوں" اور علماء کے نزدیک حبیب اللہ کا لفظ محبت کے تمام پہلوؤں کو جامع ہے مندرجہ بالا حقائق کے نتائج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق میں اولیت کا اور آپ کا مقصود تخلیق ہونا اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہونا ثابت ہوا۔

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

پس آپ فضائل باطنی و ظاہری میں کمال کے درجہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔ پھر خداوند شانہٗ نے جو خالقِ کائنات ہے آپ کو اپنا حبیب بنالیا آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں اور کوئی آپ کا شریک ہو۔ پس جوہرِ حسن جو آپ میں پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم اور غیر مشترک ہے بلکہ مخصوص آپ ہی کے ساتھ ہے (عطر الوردہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب ہیں ویسے ہی محب بھی ہیں

محبت کی دوسری جہت یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے محبت

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق و محسن جل شانہ سے عشق و محبت میں بھی یکتا ہیں اور مخلوق میں آپ کا کوئی ہمسر نہیں۔ چنانچہ مومنین کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قوی محبت ہے) یعنی ہر مومن میں اللہ تعالیٰ کا عشق ہے۔ گویا ایمان کے لئے محبت لازم ہے۔ اور تمام مومنین کا نورِ ایمانی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک کے آفتاب کی ایک شعاع ہے۔ چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں سورۂ احزاب کی آیت ۴۶ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے منور ہوتے ہیں۔"

اور تفسیر عثمانی میں مذکور ہے کہ "مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شعاع ہے اس نورِ اعظم کی جو آفتابِ نبوّت سے پھیلتا ہے۔

اور گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک بعثت سے لاکھوں سال قبل تنہا اللہ تعالےٰ کے سامنے رہا۔ اس لئے آپ کو ساری مخلوق سے زیادہ معرفت حاصل ہوئی چنانچہ روحِ مبارک نے سب سے پہلے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" کا جواب دیا۔ اور بقدر معرفت عبدیّت، خشیّت اور محبّت میں بھی آپ کو سب سے بڑا درجہ حاصل ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ایک موقع پر اپنا حبیب اللہ ہونے کا اظہار فرمایا اسی طرح ایک موقع کی مناسبت سے اپنا اعرف الناس ہونے کا اظہار فرمایا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ اپنے مالک و خالق کے عشق میں سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔

دو طرفہ محبّت

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب
خدا ہے آپ کا عاشق، تم اسکے عاشق زار

خدا ترا، تو جہاں کا ہے واجب الطاعت
جہاں کو تجھ سے، تجھے اپنے حق سے ہے سروکار

(از قصیدہ بہاریہ)

اور حضرت نانوتوی کے مرشد شیخ العرب والعجم سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے ۔۔۔ ہے ایسا مرتبہ کس کا سُنا دُ یا رسول اللہ

محمد از تو میخواہم خدا را
خدایا از تو حُبِّ مصطفےٰ را

محبّت کی پہلی جہت اور درود شریف

اللہ تعالیٰ کو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اس کے اظہار میں اللہ تعالےٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اس آیتِ شریفہ میں مومنین کو درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اللہ تعالےٰ نے اپنے جبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر خود درود بھیجنے کا ذکر فرمایا جس کے متعلق مفسرین لکھتے ہیں کہ:۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ جل شانہٗ اپنے جبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہیں اور آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے اور اپنا مقرب بنایا ہے۔ یہ تعریف کرنا اللہ جل شانہٗ کی رضا، اعانت، توفیق اور آپ کے ہر عمل کے درست و صواب ہونے کی دلیل ہے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء و تعظیم رحمت و عطوفت کے ساتھ ہے۔ اللہ جل شانہٗ آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء و اعزاز و اکرام کرتے ہیں۔ جس کو زبانِ عشق میں کہا گیا ہے "اللہ کی دلار اپنے پیارے پر"

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقامِ شفاعت ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں اللہ جل شانہٗ نے اپنے بندوں پر ظاہر کیا ہے کہ اُن کے نزدیک اپنے پیارے جبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے اور کیا شان ہے کہ اللہ جل شانہٗ اور ملائکہ مقربین ملاء اعلیٰ میں آپ کی ثناء کرتے ہیں، پھر ملاء سفلی میں اسی درود کا حکم فرمادیا تاکہ عالمِ علوی سے عالمِ سفلی تک ہر جگہ آپ کی تعریف اور ثناء گونج اُٹھے اور زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا محبوبیت اور رفعت شان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے معطر اور منور ہو جائے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اس شاندار تمہید کا مقصد یہ ہے کہ مومنین یہ جان لیں کہ کائنات کی ہر چیز تو اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف بیان کرتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ (اسراء) لیکن اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثناء کرتا اور رحمتِ خاصّہ مسلسل بھیجتا ہے اور فرشتے بھی ہر وقت اس کی دعا میں

مشغول رہتے ہیں۔ اہلِ محبت اس کو اللہ تعالیٰ کا اپنا وظیفہ کہتے ہیں۔ اسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اور آپ کی محبوبیت عند اللہ ظاہر ہوتی ہے ؎

کس کی طاقت ہے کہ مدحت میں زباں کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآں میں ثنا خواں اُن کا

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں

خدا کے طالبِ دیدار حضرت موسیٰ — تمہارا لیجئے خدا آپ طالبِ دیدار
کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمیں آسماں بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حُسن یوسف کا — وہ دلربائے زلیخا تو شاھد ستّار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت — نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستّار

علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جلّ شانہٗ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جلّ شانہٗ خود بھی شریک ہیں بخلاف حضرت آدم علیہ السّلام کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ؎

عقل دور اندیش میداند کہ تشریفے چنیں — ہیچ دیں پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت
؎ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ — بِھٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

(ماخوذ از فضائل درود شریف وغیرہ)

اس آیتِ شریفہ میں مومنین کو جو درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اس کے عظیم فضائل کی احادیث تو عام طور سے بہت مشہور ہیں، اُن میں سے کچھ ہم محبت کی دوسری جہت کے لحاظ سے درود شریف کی اہمیت میں بیان کریں گے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

محبّت کی دوسری جہت اور درود شریف

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کی تاکیدیں اور فضائل بیان فرمائے ہیں اور اس پر بشارتیں اور خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور کمی پر ناراضگی اور وعیدیں سنائی ہیں۔ اس سب کی وجہ بھی محبت کی دوسری جہت ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت۔ اور یہی مضمون اس رسالہ کا مقصد اصلی ہے۔

درود شریف پڑھنے پر چند بشارتیں

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشاش تشریف لائے۔ چہرۂ انور پر بشاشت کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرۂ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے۔ میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہٗ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے۔

ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا۔ اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی۔ حضور نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبرئیلؑ میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کریں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اُس نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیل نے کہا اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ

جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے وَأَنْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ کی دُعا کرے۔ (کذافی الترغیب)

اسی طرح اور بھی فضائل اور بشارتیں احادیث میں آئی ہیں۔ مثلاً ایک مرتبہ درود پڑھنے سے پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں نامۂ اعمال میں مزید دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے فرشتے درود شریف پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام لے کر درود کو بطور ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور آپ اس درود پڑھنے والے کے لئے دعا و استغفار فرماتے ہیں اور یہ درود اپنے پڑھنے والے کے لئے اس کے مرنے سے پہلے ہی اس کی قبر میں راحت کا سامان بنتا ہے۔

اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں، مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے۔ نیز جنت کا راستہ بھول جانے اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ شخص سب سے بڑا بخیل ہے وغیرہ وغیرہ۔

درود و سلام کے بے شمار فضائل صحیح احادیث میں وارد ہیں۔ اس رسالہ کا موضوع صرف فضائل کا بیان نہیں، بلکہ درود شریف کو محبت کی سب سے اہم کڑی اور وسیلہ ہونے کو بیان کرنا ہے۔ فضائل کے لئے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا رسالہ "فضائل درود شریف" کو بہت قبول عام ہے۔ اور دیگر عربی اردو میں علماءِ امت کے رسائل بے شمار ہیں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مذکورہ بشارتوں پر خوشی اور درود شریف میں سستی کرنے والے امتیوں پر ناراضگی کا سبب اللہ تعالیٰ کا عشق ہے کہ محبوب سے جو چیز بھی متعلق ہو عاشق کو اس سے محبت ہوتی ہے۔ اللہ پاک کی مخلوق جس کو عیال اللہ کہا گیا ہے، اس کی بہتری اور نفع اور ہدایت خود اللہ پاک کو بھی محبوب ہے۔ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥	اے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں۔ جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے نہایت خواہشمند رہتے ہیں۔ (یہ حالت تو سب

کے ساتھ ہے بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

اور ارشاد ہے:۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا

سو کہیں تو گھونٹ ڈالے گا اپنی جان کو ان کے پیچھے اگر وہ نہ مانیں گے اس بات کو پچتا پچتا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور خوبیوں کا جا بجا قرآن پاک میں ذکر فرمایا خصوصاً قرآن کی آخری سورتوں میں تو زیادہ تر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور اپنے خصوصی انعامات اور محبت اور نثار کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ "والضحیٰ" میں ارشاد ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

یعنی ابھی تو تیرا رب تجھ کو دنیا و آخرت میں اسقدر دولتیں اور نعمتیں عطا فرمائے گا کہ تو پوری طرح مطمئن اور راضی ہو جائے۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) راضی نہیں ہو گا جبتک اس کی امت کا ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عارف باللہ حضرت مولانا سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ داس تساں ... فَتَرْضٰى تھیں پوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں ... وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ صحیح پڑھیاں

امت پر شفقت کی قرآن وحدیث میں بہت سی روایات ہیں۔ مثلاً ساری ساری رات جاگ کر امت کی معافی اور منظوری لینا حتیٰ کہ حقوق العباد تک کی معافی کی صورت منوالینا وغیرہ یہ سب امت کے نفع کی حرص عشق الٰہی کا ایک اثر ہے۔ کیونکہ اللہ کی سچی محبت کے ساتھ دوسری کوئی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔ البتہ غیر اللہ کی محبت مستقل نہیں تابع ہی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جس عمل میں مخلوق کا بیحد فائدہ ہو، اللہ کی بیحد رضا اور خوشنودی ہو تو اللہ کی محبت کی وجہ سے اس کی تاکید فرمانا ضرور ہوا۔ اور وہ عمل درود شریف ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

کثرتِ درود شریف پر حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی اور دعاؤں کا دوسرا سبب

دلِ اپنے لئے محبوب کی رضا اور قرب میں زیادتی کا تقاضہ

یہ ایک لطیف نکتہ ہے جو مرتب رسالہ پر ایک انعام باری تعالیٰ ہے (وللہ الحمد ولا فخر) کہ درُود شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تاکیدی ارشادات اور انتہائی رضامندی و خوشنودی کے اظہار کی وجہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ربّ کریم سے عشق و محبت ہی ہے۔ کیونکہ عشق و محبت کا تقاضہ زیادہ سے زیادہ رضا اور قرب کی زیادتی ہے۔ اور محبوبِ حقیقی کی رضا اور قرب و رحمت اس کی لامحدود صفات ہیں۔ اس لئے جتنی بھی حاصل ہو جائے، مزید کی طلب ہوتی ہے اور اس طلب میں جو بھی کوئی امتی اپنے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانمندی کے اظہار میں اور محبّت کے تقاضہ میں آپ کے لئے اور آپ کی آل و اولاد کے لئے اس قرب و رضامندی اور رحمت خاصّہ (جو کہ درود شریف کا حاصل ہے) کی دعا کرتا ہے تو خُلقِ عظیم کے تقاضہ کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھنے والے سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کے لئے دُعاء استغفار فرماتے ہیں۔

اور ہماری دعا (یعنی درُود) اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے احتیاج کی وجہ سے نہیں کیونکہ اللہ کریم تو خود ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل رحمتیں بھیج ہی رہا ہے لیکن اس کی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور محبت ہے کہ اس مستجاب درخواست پر یعنی درُود پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ یہ ایسا ہے کہ جب کوئی حقیر مسکین اپنے کسی محسن اور سخی کی تعریف کرتا ہے، اس کو دُعا دیتا ہے۔ تو اگرچہ اس حقیر فقیر کی تعریف اور دعا کی کوئی حیثیت نہ ہو، پھر بھی وہ محسن یہ دعائیں سُنکر خوش ہوتا ہے۔ اور یہاں تو چونکہ یہ درود مستجاب ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات مزید بلند کرتے ہیں، مزید رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اور محبت کی وجہ سے کرم بالائے کرم یہ کہ اس کو بندوں کی طرف منسوب فرما دیتے ہیں۔ گویا ہم نے ہدیہ پیش کیا ہے۔ اس لئے درود بھیجنے والے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا ظاہر ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نوّر اللہ مرقدہ لکھتے ہیں:۔

" اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان

پر ان کے لائق رحمت اترتی ہے۔ اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر۔
اب جس کا جتنا جی چاہے، اتنا حاصل کرلے۔ (فضائل درود شریف)

غرض درود شریف ہر طرح سے اللہ جلّ شانہٗ کی محبت ہی محبت ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ہدیہ کے لحاظ سے درود شریف اور بندوں کے دوسرے اعمالِ خیر کا فرق

امت کو سارا دین چونکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ملا ہے اس لئے امتیوں کے جانی و مالی نیک اعمال کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے۔ بغیر اس کے کہ عامل کے ثواب میں کمی آئے لیکن خصوصی طور پر کوئی عمل مثلاً کلمہ طیبہ، تلاوت، جہاد یا مالی عبادات کا ثواب نیت کرکے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا جائے تو یہ بات بہت عمدہ اور یہ مشائخ اور صلحاءِ امت کا معمول ہے لیکن ہم گناہوں سے آلودہ اور مجموعۂ رذائل ہیں۔ ہمارے ناقص اعمال میں نفس کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور عدل کے تحت رد اور قبول کے درمیان ہوتے ہیں۔ جس عمل کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمالے اس کا ثواب ملتا ہے ورنہ تو ہمارے بہت سے نیک اعمال قابلِ سزا ہوتے ہیں۔ بلکہ مشائخ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ بندہ گناہ کرکے حلم خداوندی کا اتنا محتاج نہیں جتنا نیک اعمال کرکے اللہ تعالیٰ کے حلم کا محتاج ہے۔ کیونکہ جب کسی شریف انسان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اس کو ندامت اور شرمندگی خود ہوتی ہے اور وہ خاص طور سے توبہ بھی کرتا ہے لیکن نیک اعمال میں بسا اوقات ریا، تکبر، عجب، خود پسندی وغیرہ رذائل شامل ہو جاتے ہیں اور ان مخفی خرابیوں کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اور درود شریف میں تو اپنے عمل کے عجز کا اظہار ہے کہ ہم اس پاک بارگاہ کے لائق درود بھیج ہی نہیں سکتے بلکہ اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے بھی وہی اپنے محبوب پر درود بھیجے۔ یہ درخواست کرنا اللہ پاک کو بہت پسند ہے۔ بلکہ اس درخواست کا بندوں کو حکم دیا ہے جیسا کہ درود شریف کے فضائل سے ظاہر ہے۔ اور یہ درود شریف اپنے مطالب کے لحاظ سے بندوں پر دائمی فرض کیا گیا ہے۔ وہ مطالب ایمان کے لئے لازمی ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ درود شریف ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے ۵

اَدِمِ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
فَقَبُوْلُھَا حَتْمٌ بِدُوْنِ تَرَدُّدٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہی درود پڑھتے رہا کرو کیونکہ اس کی مقبولیت شک و شبہ سے بالاتر اور یقینی ہے۔

اَعْمَالُنَا بَیْنَ الْقَبُوْلِ وَرَدِّھَا
اِلَّا الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ

ہمارے دوسرے اعمال تو رد و قبول کے درمیان دائر ہیں۔ کچھ قبول بھی ہوتے ہیں کچھ رد بھی ہو جاتے ہیں، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، کہ یہ ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرنے کی صورت

ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہٗ سے کہ تو اپنی رحمتِ خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ قولِ بدیع میں تحریر فرماتے ہیں:۔

(فائدہ مہمہ) امیر مصطفےٰ ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جل شانہٗ سے اُلٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے۔ یعنی نماز میں ہم اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں۔ اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں۔ پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثنا کرے جو پاک ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تا کہ ربِّ طاہر کی طرف سے نبیٔ طاہر پر صلوٰۃ ہو۔

ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل ہے کہ ان کی کتاب لطائف و حکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے۔ تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہٗ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دُعا کرنے کے ہے۔

ابن ابی حجلہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے ..وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہٗ نے ہمیں درود کا

حکم فرمایا۔ اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہٗ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

حافظ عزالدین بن عبدالسلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسنِ اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہٗ نے ہمارا عجز و انکسار دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہٗ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

ف۔ درود شریف جو صورۃً مومنین کی طرف سے ہے، یہ ایک ہدیہ اور تحفہ ہے۔

ہدیہ کا منشا اظہارِ محبت ہے نہ کہ ضرورت کی بنا پر کسی کی خدمت کرنا۔ جو درود شریف مرفوع حدیثوں میں آئے ہیں ان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کے ساتھ آل کا ذکر ہے یا ازواجِ مطہرات اور ذرّیت کا ذکر ہے۔ خلفاءِ راشدین کا ذکر نہیں ہے حالانکہ بالاتفاق حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما امت میں سب سے افضل ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے احقر سے یہ سوال کیا کہ ان کے نام کیوں نہیں آئے؟ بندہ نے جواب عرض کیا جسے حضرت نے پسند فرمایا۔ وہ جواب یہ ہے کہ درود شریف کی حیثیت بطور ہدیہ کے ہے جس کے لئے ذاتی تعلق والوں کو مقدم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ جب مٹھائی اور کپڑے میں سے کوئی چیز تقسیم کرتے ہیں تو ہم حاضر باش خدّام کو مقدم کرتے ہیں۔ اور کوئی عہدہ یا خدمت سپرد کرتے ہیں مثلاً خلافت تو اہلیت کا لحاظ فرماتے ہیں۔ ہم نے ایسے آدمی کو بھی خلافت دیتے دیکھا جس کا نام بھی حضرت کو پہلے معلوم نہ تھا نہ کوئی تعلق۔ دیگر مشائخ خصوصاً سید صاحب کا سنا ہے کہ بعض اہل حضرات کو پہلی ہی ملاقات میں اجازت مرحمت فرما دیتے تھے۔ لہٰذا مومنین کے درود شریف کا مطلب اظہارِ محبت ہے جس کے ثمرات اتباع اور کثرتِ ذکر خیر ہے۔ اور محبت کی کمی پر ایمان کی نفی آئی ہے۔ لہٰذا یہ ہدیہ ہر وقت کا فریضہ ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ

اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ قاضی ابوبکر بن بکیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے اور اس کے لئے کوئی وقت متعین نہیں کیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آدمی درود وسلام کی کثرت کرے اور اس سے غافل نہ ہو۔ (شفاء)

درود شریف پڑھنے والے کی قابلِ رشک سعادت

گذشتہ اوراق میں مذکورہ مضامین سے واضح ہوگیا کہ درود شریف پڑھنے والے کو خالقِ کائنات جلّ شانہٗ اور اس کے حبیب سیدالکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رضا اور خوشنودی اور رحمتیں اور توجہات اور عنایتیں نصیب ہوتی ہیں۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کا یاد فرمانا اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا یاد فرمانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے دعا و استغفار فرمانا (جو یقیناً قبول ہے) وغیرہ قابلِ رشک عظیم سعادتوں کا حصول ہوتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے پہلے اور بعد ان وجد آفرین بشارتوں کو سوچ کر شکر کی کیفیت میں ڈوب جائے کہ اس وقت مجھ پر اللہ کریم کا کتنا عظیم فضل ہے اور اس عمل میں دنیا و آخرت کی نعمتوں کا حصول ہے۔ یہ سوچے اور اس عمل کا حریص ہو جائے اور دوسرے اعمال پر اس کو ترجیح دے اور اس کی بہت کثرت کرے۔ گذشتہ اوراق میں تو نفسِ درود شریف سے متعلق چند فضائل بیان ہوئے۔ یہاں ہم کثرتِ درود شریف سے متعلق چند روایات، علماء کے اقوال اور چند قصے نقل کرتے ہیں۔

کثرتِ درود شریف

قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب اور شفاعت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً (رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ وبسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علیٰ تخریجہ)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

ف۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قولِ بدیع میں الدر المنظم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والے کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہونگے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے۔ اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا، میں اُس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔

قیامت کے دن نور اور عرش کا سایہ نصیب ہونا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پُلصراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تُلیں، اس کو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔

زاد السعید میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزیّن کیا کرو اس لئے

کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

دنیا و آخرت کے تمام مسائل کا حل

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ، قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔

(رواہ الترمذی۔ زاد المنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقال صحیح وبسط السخاوی فی تخریجہ)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دُعا میں سے کتنی مقرر کروں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک چوتھائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھاوے تو، تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھاوے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھاوے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائیگی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دئے جائیں گے۔

ف۔ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں۔ تو اپنے اس معیّن وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اوراد و ظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر

رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے امام احمد رحمۃ اللہ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کے لئے مقرر کردوں تو کیسا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو۔ (یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے) تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ :-

"سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزمیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔

جمعہ کے دن کثرت درود شریف

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس

وَالسَّلَامُ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(رواہ ابن ماجۃ باسناد جید۔ کذا فی الترغیب۔ زاد السخاوی فی آخر الحدیث فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ وبسط فی تخریجہ واخرج معناہ عن عدۃ من الصحابۃ وقال القاری ولہ طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفۃ)

علّامہ سخاوی رحمہ اللہ نے یہ حدیث بہت سے طُرق سے نقل کی ہے۔ حضرت اوس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی دن میں نفخہ (پہلا صُور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صُور) ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارا درُود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہوچکے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جلّ شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ میری امت کا درُود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا بہت سی احادیث میں آیا ہے۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درُود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درُود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درُود بھیجا کرو۔

سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام

کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضۂ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سُنی۔

بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درُود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درُود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، اوس بن اوس، ابوامامہ، ابوالدرداء، ابومسعود، حضرت عمر، ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے۔ جن کی روایات علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے نقل کی ہیں۔

یا ربِّ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً　　علی حبیبِک خیرِ الخلقِ کلِّھِم

کثرتِ درُود شریف کے متعلق علماء کرام کے چند اقوال

علامہ سخاوی رحمہ اللہ درود شریف سے متعلق مختلف روایتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بیّن دلیل ہے کہ اللہ جل شانہٗ کا درود، درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہو سکتا ہو، سیّد السادات اور معدن السعادات پر درُود کی کثرت کیا کر۔ اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہے مضرات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اُس درود کے بدلہ میں جو تو پڑھے دس درود ہیں جبار الارضین والسمٰوٰت کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے۔ وغیرہ وغیرہ

ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں:۔

"کونسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کونسا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے۔ اس ذاتِ اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہٗ درود بھیجتے ہیں۔ اور اللہ جل شانہٗ نے اس کو

دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا نہیں۔ یہ اولیاء کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے۔ چنانچہ جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جما رہا کر۔ اِس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے۔ تیری امیدیں بر آئیں گی، تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رضا حاصل ہو گی۔ قیامت کے سخت ترین دہشتناک دن میں امن نصیب ہو گا۔

ایک اور جگہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:۔

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیئے کہ اس سے تیرا مرتبہ بلند ہو گا۔ اور نہایت کثرت سے دُرود شریف پڑھنا چاہیئے اور اس کا بہت اہتمام اور مداومت چاہیئے۔ اس لئے کہ کثرتِ درود محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ (جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے) (اھ مختصراً)

امام سخاوی رح نے امام زین العابدین رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجنا اہلِ سنت ہونے کی علامت ہے۔ یعنی سنّی ہونے کی۔

حضرت شیخ الاسلام ابنِ قیّم رحمۃ اللہ جلاء الافہام میں فرماتے ہیں:۔

درود شریف بندے کی ہدایت اور حیاتِ قلبی کا سبب ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا اور جتنا زیادہ آپ کو یاد کریگا اتنا ہی آپ کی محبت بندے کے قلب پر غالب ہوتی جائے گی یہاں تک کہ آپ کے اوامر کو قبول کرنے میں قلب کو کوئی معارضہ نہیں ہو گا۔ اور نہ آپ کی لائی ہوئی کسی چیز میں شک باقی رہے گا۔ بلکہ آپ کی شریعت قلب میں ایسی ہو جائے گی گویا لکھی ہوئی ہو جس کو ہر وقت پڑھتا رہے اور اس سے ہدایت و فلاح اور قسم قسم کے علوم کا اقتباس کرتا رہے۔ اور جتنی جتنی اس بارے میں بصیرت و قوت اور معرفت بڑھتی رہے گی، درود شریف کی کثرت میں بھی زیادتی ہوتی رہے گی۔

درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوامِ محبت اور اس میں خوب ترقی کا سبب ہے

اور یہ چیز ایمان کی کڑیوں میں سے ایسی کڑی ہے کہ جس کے بغیر ایمان پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندہ جتنا جتنا محبوب کے ذکر میں کثرت کرے گا اور محبوب کو اپنے قلب میں مستحضر کرتا رہے گا۔ نیز محبوب کے محاسن اور وہ باتیں جو محبوب کی محبت پیدا کریں، ان کا استحضار کرتا رہے گا، اتنی ہی محبت بڑھتی رہے گی اور محبوب کی تڑپ اور شوق ترقی کرتا رہے گا۔ اور تمام قلب پر غالب ہو جائے گا۔ اور اگر محبوب کے

ذکر اور قلب میں محبوب کے محاسن کے احضار سے اعراض کرے گا تو محبت قلبی میں کمی ہو جائے گی۔ مُحب کی آنکھوں کی ٹھنڈک رؤیتِ محبوب سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ اور محب کے قلب کی ٹھنڈک محبوب کے ذکر اور محبوب کے محاسن کے اظہار سے بڑھ کر اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ چیز جب قلب میں قوت پکڑ لے گی تو محب کی زبان پر محبوب کی مدح و ثنا اور محبوب کے محاسن کا ذکر خود ہی جاری ہو جائے گا! اور اس چیز میں کمی زیادتی محبت میں کمی زیادتی کے اعتبار سے ہوگی۔

درود شریف اللہ تعالےٰ کے ذکر اور اللہ تعالیٰ کے شکر کو بھی شامل ہے۔ اور آپ کو مبعوث فرما کر جو اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے، اس کی معرفت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ تعالےٰ کے ذکر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر اور اللہ تعالیٰ سے اس سوال پر مشتمل ہے کہ وہ آپ کو آپ کی شایانِ شان بدلہ دے۔ جیسا کہ اس میں ہمیں اپنے رب اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت ہوتی ہے، اور مرضیٔ رب کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اور اس کی بھی معرفت ہوتی ہے کہ ہمیں آخرت میں کیا ملے گا۔ گویا یہ درود پورے ایمان ہی پر مشتمل ہے۔ بلکہ یہ درود جس رب سے دعا کر رہے ہیں، اس کے اقرار، اس کا علم و سمع قدرت و ارادہ، صفات و کلام سب کو مشتمل ہے، نیز بندوں کی طرف رسول بھیجنا اور آپ کی دی ہوئی تمام خبروں کی تصدیق اور آپ کی کمالِ محبت کو مشتمل ہے۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہی باتیں اصولِ ایمان ہیں۔

پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درُود پڑھنا بندے کے ان سب باتوں کے جاننے، ان کی تصدیق کرنے اور آپ کی محبت پر مشتمل ہے۔ لہٰذا درود شریف پڑھنا افضل اعمال میں سے ہوا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر۔ اور دل و زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درُود بھیجتا رہا کر۔ اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے۔ اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (بدیع)

کثرت درود شریف سے متعلق چند حکایات

قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ "فضائل درود شریف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ و سلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔ لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے انہیں ترغیب زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے۔

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں :-

ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے۔ اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیئے، نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا پسند آجائے تو بیڑہ پار ہے ؎

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسولَ اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی۔ اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (اُن کی نزع کی حالت تھی۔ اُن سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے۔ اُنھوں نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا۔ اس لئے کہ میں نے

علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط تھا۔ وہ بہت یکسو رہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابنِ رشیق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کردیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر۔ اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درُود پڑھتا ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا، اُس سے حال پوچھا۔ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا، فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درُود کو شمار کیا، سو درُود کا شمار زیادہ نکلا حق تعالےٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض)

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ایک معتمد دوست نے ایک خوشنویس لکھنوی کی حکایت بیان کی۔ اُن کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درُود شریف اپنی بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے۔ اس کے بعد کام شروع کرتے۔ جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہے اور اُس پر صاد بن رہے ہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درُود شریف کی پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے۔ حضور کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد

فرمایا کہ لاؤ اس منہ کو جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہنِ مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رُخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اُس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اُس کے خطرات اور تیرے بدن سے اُس کی روح اور تیری آنکھ سے اُس کی روشنی۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا۔ یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب کو حبسِ بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے، دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔ انہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کہاں غافل ہے۔ یہ درود پڑھا کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ خواب سے اُٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ نے قولِ بدیع میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے "مَنْ صَلّٰی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ" جو شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک

پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا، اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا۔ اور جس کی میں سفارش کروں گا، وہ میرے حوض سے پانی پیئے گا۔ اور اللہ جل شانہٗ اُس کے بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے۔

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا گذری؟ اُس نے کہا۔ شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں۔ اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی ہے۔ کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو وہ فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور اُن کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی اچھی خوشبو آرہی تھی۔ اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دئیے۔ میں نے فوراً کہہ دئیے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالےٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدیع)

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں ممثّل ہوتے ہیں۔ فضائل صدقات حصہ دوم میں مُردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں، اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میّت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں۔ مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآنِ پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بد ہیئت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا حضرت مصطفےٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت (بدیع)

ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے۔ اس کے بدرقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جا سکے، دریغ نہ کیا جائے۔

کہ اکسیر اعظم ہے۔

یا ربِّ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درُود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا۔ کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اُس نے کہا اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم اُن کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہ پڑھا اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور اُن سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا۔ اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی، تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھایا۔ اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کا کپڑا پکڑ لیا۔ اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحبِ قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درُود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا۔ اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

یا ربِّ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

ابو العباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرما دی اور میرا بہت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرتِ درود کی وجہ سے۔ (قول بدیع)

یا ربِّ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

رسالہ ہذا کا دوسرا اہم مقصد

کثرت درود شریف سے ثواب کے علاوہ بھرپور نتائج حاصل ہونے کی شرائط

صاحب روح البیان لکھتے ہیں:۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا ہے۔ اور وہ مقامِ شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب اُن کی دُعا کرنا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتیٔ مرتبہ کے لئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ کی اُمت کے لئے استغفار، اور مومنین کے درود کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔

اس لئے کثرتِ درود شریف کا پورا فائدہ اس وقت حاصل ہوگا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت کے حصول کی نیت بھی کی جائے کہ نیت کئے بغیر فائدہ کم ہوتا ہے (اگرچہ ثواب ملتا ہے) جیسے کوئی نفی اثبات کا ذکر کرے۔ اور اس میں دنیا سے کٹنے کی اور رذائل سے پاک ہونے کی اور اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کی نیت نہ کرے تو اتنا فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اگر یہ نفی اثبات کا وظیفہ کرنے سے پہلے اِن ثمرات کے حصول کی نیت اور دعا کرے اور اس وظیفہ سے فارغ ہوکر عملاً بھی اس (محبت و تعلق والے) راستہ کو اختیار کرے تو یہ ذکر بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح درود شریف کی کثرت کرنے والے کو چاہیئے کہ آپ کے اوصاف جمیلہ کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑھنے کی اور اتباعِ سنت کے حصول کی نیت بھی کرے۔ اور اتباعِ سنت میں صرف شکل وصورت کو سنت کے مطابق بنانے کی نیت پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ اخلاق ظاہرہ و باطنہ میں خصوصاً تواضع میں، عادات میں، معیشت میں، معاشرت میں، غرض دین کے ہر شعبہ میں اتباع کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ ہمارے متبع سنت اکابر کا یہ امتیاز رہا (حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی سے متعلق احقر کا رسالہ "حضرت شیخ کا اتباعِ سنت اور عشقِ رسول" کا مطالعہ مفید ہے) اور اپنے حالات میں غور کر کے علماء سے پوچھ پوچھ کر جس میں کمی ہو اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف جس طرح نثر میں محبت اور اتباع کا ذریعہ ہے، اسی طرح نظم میں آپ کے اوصاف جمیلہ کا بیان مفید اور زیادہ اثر آفریں ہوتا ہے

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بعض حضرات اشعار میں اوصاف نبوی بیان فرمایا کرتے تھے۔ جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن رواحہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم بہت مشہور ہیں۔ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا منبر شریف پر مسجد نبوی میں اسی مقصد کے لئے تشریف فرما ہونا مشہور و معروف ہے۔

تنبیہ لیکن کثرت درود شریف سے پورا فائدہ حاصل ہونے کی مذکورہ بالا شرط اتباع سنت کی طرح اوصاف جمیلہ کے بیان (خواہ نظم میں ہو یا نثر میں) کا پورا فائدہ حاصل ہونے کی ایک شرط آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت میں زیادتی کو مقصد بنانا ہے۔ جس کی علامت ہر شعبۂ زندگی میں اتباع سنت میں ترقی کرنا ہے۔ ظاہراً و باطناً۔

کثرت درود شریف نور قلب کا ذریعہ ہے

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تفسیر مظہری میں سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۴۶ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"سراج منیر" آپ کی صفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مؤمنین کے قلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے منور ہوتے ہیں۔ اسی لئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اس عالم میں آپ کی صحبت پائی، وہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ قرار پائے۔ کیونکہ ان کے قلوب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ عیاناً فیض اور نور حاصل کیا۔ باقی امت کو یہ نور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واسطے سے واسطہ در واسطہ ہو کر پہنچا۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ معارف القرآن ج ۷ ص ۱۷۵ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

قیامت تک مؤمنین کے قلوب آپ کے قلب مبارک سے استفاضۂ نور کرتے رہیں گے اور جو جتنی محبت اور تعظیم اور درود شریف کا زیادہ اہتمام کرے گا اس نور کا حصہ زیادہ پائیگا۔

مشائخ سلوک کا یہ مجرب عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی غیر معمولی کثرت سے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جو تربیت باطنی میں مرشد کامل کا کام دیتا ہے۔ تاہم یہ عمل بھی کسی کامل کے زیر نگرانی ہو تو بہتر ہے جیسا کہ ارشاد ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔

گذشتہ اوراق میں مذکورہ محبت والے عمل کے حریص مؤمن کا مقام

کائنات ارضی و سماوی میں درود شریف پڑھنے والے کا ذکر خیر

کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے

شیخ الاسلام ابن قیم رحمۃ اللہ جلاء الافہام میں درود شریف کے ثمرات میں تحریر فرماتے ہیں (درود شریف) زمین و آسمان والوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھے ذکر کی بقاء کا سبب ہے۔ کیونکہ درود پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثناء اور اکرام و تشریف کا طالب ہوتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جیسا عمل ہوتا ہے ویسا ہی بدلہ ملتا ہے تو درود شریف پڑھنے والے کو بھی اس کا حصہ ضرور حاصل ہوگا۔ (انتہیٰ)

ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے کثرت سے درود پڑھنے والا اصلحاء میں محبوب ہوتا ہے اور اس سے بھی محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ اور اپنے دشمنوں پر غالب رہتا ہے، وغیرہ ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ ان ثمرات کی مخالف موجبات کا غلبہ نہ ہو جائے۔

درود شریف چونکہ ذکر اللہ بھی ہے جس کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا) اس لئے درود شریف پڑھنے والا خصوصی طور پر اللہ کی یاد میں ہوتا ہے۔ جس سے اس کے سارے دنیاوی کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کی معیت اس کو حاصل ہوتی ہے (جس کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی) اور اس سے اس کو ایسا سرور اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں جنت کے مزے لیتا ہے۔ اور رحمتوں میں ڈوبا رہتا ہے۔ لیکن بعض وقت ظاہر میں اس پر دنیاوی زندگی کی کدورتیں جو کہ دنیاوی زندگی کے لوازمات میں سے ہے (لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ) دوسروں کی طرح اس کو بھی پیش آتی ہیں۔ مگر اس کے دل میں بہت ہی غیر معمولی سکون رہتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں بعض غافل دنیا دار جو عیش و آرام اور جاہ کے اسباب رکھتے ہیں ان کو وہ اندرونی سکون حاصل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی چاہے تو امتحان کر لے کہ کوئی بڑے سے بڑا ظاہری ساز و سامان والا بادشاہ بھی ایک سوالاکھ درود شریف پڑھنے والے خستہ حال فقیر سے مثلاً اگر پوچھے کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا درود شریف مجھے نصیب فرما دے اور میرا سارا سامان عیش تم کو دیدیا جائے۔ تو کثرت سے درود شریف پڑھنے والا اس پر کبھی راضی نہ ہوگا بلکہ اس سے ناخوش ہوگا اور اسے برا سمجھے گا! اول تو

ان حضرات کی ہیبت ہی سے کوئی ان کے سامنے ایسی بات نہیں کرسکتا۔ اولیاء اللہ کی تو قبروں پر بھی ہیبت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ کوئی لاہور جاکے شاہدرہ میں بادشاہ جہانگیر کی قبر کو بھی اور شہر میں حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ کے مزار پر جاکے کیفیت کا مقابلہ کرلے۔ پتہ چل جائے گا کہ اس وقت کون سی قبر بادشاہت کر رہی ہے۔

اس قسم کے اولیاء اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا کے بادشاہوں کو ہمارے عیش کا پتہ چل جائے اور وہ اس کو حاصل کرسکتے ہوں تو تلواریں لے کر ہمارے اوپر چڑھائی کردیں۔ اور اس قسم کے ایک درویش حضرت امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ دنیا میں بھی ایک جنت ہے جو اس میں داخل نہیں ہوا وہ آخرت کی جنت میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ سارے دنیا والوں کی جدوجہد اسی قلبی سکون وجاہ و عیش و آرام کے لئے ہوتی ہے لیکن اس کے حصول میں کامیاب صرف اللہ والے ہی ہوتے ہیں (اس کے متعلق احقر کا ایک رسالہ "دنیا میں جنت" ہے) غرض دنیاوی و اُخروی سارے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔

درود شریف کی کثرت کرنیوالے کی حالتِ نزع اور پھر برزخی زندگی

درود شریف کی کثرت کرنے والے کے متعلق بہت سی روایات میں بھی آیا ہے (اور اولیاء اللہ کے قصے بھی پیچھے گذر چکے) کہ موت کے سخت ترین وقت میں درود شریف کی کثرت کام آتی ہے۔ چنانچہ موت کی تلخی اور سکرات جس سے ہر ایک کو گذرنا ہوتا ہے اس کو محسوس ہی نہیں ہوتی۔ اور قبر کے متعلق تو ظاہر ہے کہ جس شخص کو کثرت درود شریف کی وجہ سے عشق ہوگا اس کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی اور آپ کے متعلق سوال ہوگا تو زیارت کرتے ہی وہ آپ کو پہچان لے گا۔ بلکہ عاشقین و محبین تو زیارت کے شوق میں جلد قبر میں جانے کی آرزو بھی رکھتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ درود شریف جب اللہ تعالےٰ کے حضور میں پیش ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اس درود شریف کو میرے بندہ کی قبر پر (یعنی وہ جگہ جہاں پر اس کا مدفون ہونا اللہ کے علم میں مقرر ہے) لے جاؤ۔ یہ (درود شریف کے الفاظ) اس کے کہنے والے کے لئے استغفار کرے گا! اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی (درود شریف کے الفاظ زبان کا ایک عمل ہے یہ عمل استغفار کرے گا) غور فرمائیں کیسے مزے کی بات ہے کہ قبر جیسی وحشتناک جگہ میں جانے سے پہلے سے درود شریف پڑھنے والے کی آنکھ کی ٹھنڈک کا سامان موجود ہوگا۔

میدانِ حشر میں

جو قبر سے بھی زیادہ سخت اور لمبا دن ہوگا اس میں درود شریف کی کثرت کرنیوالے کا عرش کے سایہ میں اور نور کے منبر پر ہونا حدیث میں گذر چکا۔ جو شخص عرش کے سایہ میں اور نور کے منبر پر ہوگا اس کو قیامت کی ہولناکیوں کا کیا ڈر۔ ایسے لوگوں کے لئے تو اعلان ہے۔

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔یعنی نہ پچھلا غم نہ آئندہ کا کوئی خوف ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔

نیز یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اس کو میرا قرب نصیب ہوگا اور اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ تو پھر ان شاء اللہ اس کو سبھی کچھ حاصل ہے۔ اور حساب کتاب، پلصراط وغیرہ کے تمام مرحلے آسان ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہوجائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہوجائے گا اور مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت وسیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں۔ اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کردیا۔

اس کے بعد پلصراط میں بھی درود شریف کی کثرت آسانی کا باعث بنے گی۔ جیسا کہ پیچھے حدیث گذری کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔ پھر جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ کی معیت جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (یعنی آدمی کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کو محبت ہوگی) اور کثرت سے درود بھیجنے والے کا محبت والوں میں شمار ہے۔ اگرچہ اس معیت میں درجہ بدرجہ اپنا اپنا مقام ہوگا۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی وہ محبوب ذات ہے جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے ہر اس بڑی مشکل میں جو پیش آجائے۔
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا	عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

خلاصہ چونکہ رسالہ کا مقصد اصل درود شریف کے فضائل کا بیان نہیں تھا بلکہ درود شریف میں محبت کے پہلو کو ظاہر کرنا تھا اس لئے تفصیلاً صرف محبت کے پہلو سے درود شریف کے فضائل بیان کئے گئے۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ:۔

۱۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا صرف محبت کی بنا پر ہوتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر رضا اور خوشنودی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خود درود بھیجنے والے پر درود بھیجتے ہیں۔

۲۔ درود شریف اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم حق ہے جو آپ کے دیگر حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور مقصود کے اعتبار سے یہ ایک دائمی فریضہ ہے۔ لہٰذا اس کا معاملہ بہت نازک ہے

جس طرح یہ عظیم اجر و ثواب اور عظیم فوائد و ثمرات کے حصول کا ذریعہ ہے لہٰذا اس کو ہلکا سمجھنا یا اس میں کسی بھی لحاظ سے کمی اور کوتاہی کرنا انتہائی خطرناک ہے۔ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ محبت کا معاملہ ہے جو بہت نازک ہوتا ہے۔ اس میں احتیاط اور اہتمام دونوں بہت ضروری ہیں۔ یہ اللہ جل شانہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا معاملہ ہے۔

۳۔ گذشتہ اوراق میں فضائلِ درود شریف کا ذکر آیا ہے۔ اُن احادیث پر ایمان و احتساب کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے یعنی فضائل کے حصول کا یقین کرتے ہوئے ذوق و شوق کے ساتھ درود شریف کی کثرت سے دونوں جہان کے منافع حاصل ہوتے ہیں۔ انہی ماثورہ فضائل کی بنا پر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

"درود شریف کے پڑھنے سننے اور پھیلانے میں دونوں جہانوں کی خیر و صلاح مضمر ہے۔ اور قربِ الٰہی یقینی ہے"

درود شریف کی کثرت سے جتنی محبت و تعظیم بڑھے گی اتنا ہی دل میں ایمان کا نور آئے گا جیسا کہ مفسرین کے اقوال میں گذر چکا ہے۔

دعوتِ عمل

درود شریف کے مذکورہ فضائل و برکات اور دارین کے فوائد و منافع کو پڑھ کر ہر مسلمان کا جی چاہے گا کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنائے لیکن ہمارے نفوس چونکہ عبادات اور نورانیت سے مانوس نہیں، اس لئے شروع میں ہر آدمی انفرادی طور پر کثرتِ درود شریف پر عمل نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اس کثرت پر عمل کی خاطر اگر کچھ احباب مل کر اس عمل کو کریں تو کام آسان ہو جاتا ہے۔ اس کو مجلسِ ذکر کہتے ہیں جس کے بہت بڑے فضائل احادیث میں آئے ہیں۔ اس رسالہ میں چونکہ محبت کے پہلو سے فضائل لکھے گئے اس لئے نمونہ کے طور پر دو حدیثیں اللہ کی محبت میں مل کر بیٹھنے کی فضیلت میں درج کی جاتی ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض قوموں کا حشر ایسی طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا۔ وہ موتیوں کے ممبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اِن کا حال بیان فرما دیجئے۔ کہ ہم ان کو پہچان لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہو گئے ہوں۔ (رسالہ فضائل ذکر)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ مسجد

کے (روحانی) ستون ہوتے ہیں جن کے ہمنشین فرشتے ہوتے ہیں۔ اگر وہ لوگ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں، بیمار پڑ جائیں تو عیادت کرتے ہیں۔ ان کو دیکھیں تو مرحبا مرحبا کہتے ہیں۔ اگر کوئی حاجت طلب کریں تو اس میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ جب وہ بیٹھ جاتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھ میں چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں ان کا کام درود شریف لکھنا ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ تم پر رحم کرے اللہ کا ذکر کرو (درود شریف پڑھو) اللہ تعالےٰ تمہارا مرتبہ بلند کرے اور زیادہ پڑھو۔ پھر جب درود شریف شروع کرتے ہیں تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور درود شریف قبول کیا جاتا ہے۔ حوریں جھانک کر دیکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی متوجہ ہوتی ہے۔ اور یہ سب اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک کہ یہ لوگ کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائیں یا چلے نہ جائیں۔ جب اُٹھ جاتے ہیں تو فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں۔ اور ایسی ہی دوسری مجالس کی تلاش میں نکل جاتے ہیں (الصلاۃ والبشر)

ناظرین سے یہ درخواست ہے کہ احقر کا رسالہ "مجالس درود شریف" کا ضرور مطالعہ کریں! اور جہاں درود شریف کی مجالس قائم ہیں، ان میں شرکت فرمائیں اور اپنی ضرورتوں اور خیالی مجبوریوں میں سے اس کام کے لئے وقت فارغ کریں۔ نیز مجلس کے پُرانے احباب کے تعاون سے اپنے گھر اور اپنے ماحول میں یہ مجالس قائم کریں۔ درود شریف کے پھیلانے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاصّہ نازل ہو گی۔ بلائیں دور ہوں گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبوبیّت اور مغفرت کا پروانہ ملے گا۔ اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔	آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا تعالےٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

آیت شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ الخ کی تفسیر میں درُود شریف کے بیان میں صاحب روح البیان کا یہ قول گذر چکا ہے کہ مومنین کے درُود کا مطلب و مقتضا (ثواب کے علاوہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ اور تعریف بھی شامل ہے۔ درود شریف کی کثرت سے اتباعِ سنت کی توفیق ہوتی ہے۔ آپ سے محبت بڑھتی ہے۔ درود شریف میں کثرت اور آسانی کی خاطر مجالس میں درود شریف پڑھنے کے لئے عرض کیا گیا جس کا نفع منصوص اور مجرّب ہے۔ مجلس میں شرکت کرنے والوں کو اس عمل کا شوق بڑھتا

رہے گا لیکن جو احباب کسی وجہ سے مجالس میں شرکت نہ کر سکیں وہ اپنے طور پر کم از کم تین سو مرتبہ روزانہ کا معمول بنا لیں۔ اور درود شریف کی مطبوعہ چہل حدیث کے پڑھنے کا معمول بنائیں۔

اور "اوصافِ جمیلہ کے تذکرہ و تعریف" کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائصِ مبارکہ سے متعلقہ کتابوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کریں۔ اور کسی بھی مناسبت سے مجمع میں ان کا پڑھنا سننا مفید ہے۔ اس موضوع پر اردو میں آسان کتاب حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کی "نشر الطیب" حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی "خصائل نبوی" اور حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی دام مجدہم کی "رحمت کائنات" اور "با محمد با وقار" اور حضرت قاضی سلمان منصور پوری رحمہ اللہ کی "رحمۃ للعالمین" اور ان جیسی کتابوں سے ماخوذ احقر کا رسالہ "تنویر الابصار" "العطور المجموعۃ" اور "آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" وغیرہ ہیں۔ اور خصائص و محاسن پر مشتمل چالیس درود و سلام کا ایک مجموعہ "شفاء الاسقام" کے نام سے بیروت سے طبع ہوا ہے جس کا انگریزی اور فرانسیسی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے وہ کچھ اضافہ کے ساتھ یہاں درج کرتے ہیں۔

شفاء الأسقام

في

الصلاة والسلام المتضمن لخصائص سيد الانام

من

كلام الرب ذي الجلال والاكرام

وسنة سيد الانس والجان عليه الصلاة والسلام

مرتبه

محمد اقبال، مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کتابچہ میں کیا ہے؟

پہلے اسے غور سے پڑھ لیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ۔

امّا بعد:- امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء اور تعظیم وتوقیر ہی پر سارے دینِ اسلام کا قیام ہے۔ کیونکہ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام و تعظیم نہ ہونے سے رسالت کے احکام ساقط ہو جاتے ہیں اور دین باطل ہو جاتا ہے۔

رسالت کے اقرار کے بغیر کوئی توحید معتبر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مکمّل التوحید ہیں۔ اسی لئے کتاب وسنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و احترام اور ادب پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اس چیز کی کمی پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔

دشمنانِ اسلام کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے لیکن آجکل دشمن مختلف سازشی کاروائیوں اور منصوبوں کے ساتھ مسلمانوں کے دینی حلقوں میں گھس کر دین ہی کے نام پر تعلق باللہ کے حصول کے طریقوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت پیدا کرنیوالی

ہر ہر بات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہٰذا ہم سب پر ضروری ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعلق باللہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کو اختیار کریں تاکہ اخلاص کے ساتھ اتباعِ سنت کی دولت سے نوازے جائیں۔ جس پر اللہ پاک کی رضا و محبت کا وعدہ ہے۔

اس سلسلہ میں درود و سلام کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے جس کے صیغے ایسے خصائص و محاسنِ نبویہ پر مشتمل ہیں جو قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں تاکہ درود و سلام پڑھتے وقت خصائصِ جلیلہ و محاسنِ جمیلہ بھی مستحضر ہو کر ازدیادِ محبت کا باعث ہوں۔

درود و سلام میں اچھے اچھے کلمات کے اضافہ کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ چنانچہ فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

حدیث :۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یُعْرَضُ عَلَیْہِ فَقَالُوْا	ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش کرو تم جانتے نہیں ہو ان شاء اللہ تمہارا وہ درود آپ کی خدمت میں پیش کیا

؎ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ فِیْ قَبْرِہِ الشَّرِیْفِ حَیْثُ اَنَّہٗ وَرَدَ فِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ (ابوداؤد باسناد صحیح) وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَعْدَہٗ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔ ترجمہ :۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں (ابوداؤد باسناد صحیح) بقیہ مہ

لَهٗ فَعَلِّمْنَا فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(سنن ابن ماجہ)

جائیگا۔ لوگوں نے عرض کیا تو آپ ہمیں بتا دیجئے کہ ہم کس طرح درود بھیجا کریں۔ آپ نے فرمایا یوں عرض کیا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ الی قولہ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اے اللہ اپنی خاص عنایات اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین حضرت محمد پر۔ جو تیرے خاص بندے اور رسول ہیں۔ نیکی اور بھلائی کے راستے کے امام اور رہنما ہیں رحمت والے پیغمبر ہیں (یعنی جن کا وجود ساری دنیا کے لئے رحمت ہے) اے اللہ ان کو اس "مقام محمود" پر فائز فرما جو اولین و آخرین کے لئے قابل رشک ہو۔ اے اللہ حضرت محمد پر اور آلِ محمد پر اپنی خاص نوازشیں اور رحمتیں اور عنایتیں فرما جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم و آلِ ابراہیم پر نوازشیں اور عنایتیں فرمائیں۔ بیشک تو حمد و ستائش کا سزاوار اور عظمت و بزرگی والا ہے۔ اور اے اللہ حضرت محمد اور آلِ محمد پر اپنی خاص برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم و آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تیری ذات ہر حمد و ستائش کی سزاوار ہے اور عظمت و کبریائی تیری ذاتی صفت ہے۔

(بقیہ حاشیہ از صـــ) اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے

حدیثِ پاک کی بنا پر سلفِ صالحین کی اتباع میں ہم نے بھی صلوٰۃ وسلام کے چند صیغے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے خصائص اور محاسنِ جلیلہ پر مشتمل ہیں جو کتاب وسنت میں وارد ہوئے ہیں یہاں جمع کئے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے اور ان کے مرتب کرنے اور پڑھنے والوں کو اپنی اور اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ الَّذِيْ شَرَّفَ نَبِيَّهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَاَخْبَرَ عَنْ مَنْزِلَتِهٖ وَاَوْجَبَ طَاعَتَهٗ وَتَعْظِيْمَهٗ وَتَوْقِيْرَهٗ فَاَظْهَرَهٗ فِي الْقُرْاٰنِ، فِيْ قُرْاٰنٍ يُتْلٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ ،، پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف بخشا۔ اور ان کی تعریف کی اور انکی منزلت کو بتایا، اور ان کی فرمانبرداری اور تعظیم وتوقیر کو واجب کیا پھر قرآن میں انکو بیان کر دیا، اس قرآن میں جس کی قیامت تک تلاوت کی جاتی رہیگی۔

اِسْتِمْرَارُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

(اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہنے کا اعزاز)

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِيْ اَمَرْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ فِيْ كِتَابِكَ فَبَدَأْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ بِنَفْسِكَ وَثَنَّيْتَ بِمَلَائِكَتِكَ فَقُلْتَ يَا مَنْ جَلَّ شَانُكَ ”اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ،، (القرآن الکریم۔ الاحزاب ۵۶)

"رِضَی اللّٰہِ فِیْ رِضَی الرَّسُوْلِ"
اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار اور اُن کی رضا و خوشنودی کا غیر معمولی لحاظ

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ حَقِّهٖ: قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط (سورۃ بقرہ: ۱۴۴)

ترجمہ: اے اللہ اعلیٰ ترین صلوٰۃ وسلام نازل فرما اپنے حبیب اپنے بندے اور رسول، ہمارے سردار اور ہمارے نبی حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ (الآیہ) ترجمہ: ہم آپ کے مُنہ کا (یہ) بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں، اِس لئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجّہ کر دیں گے جس کے لئے آپ کی مرضی ہے (لو) پھر اپنا چہرہ (نماز میں) مسجدِ حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے۔ (ترجمہ بیان القرآن)

خلاصۂ تفسیر از حضرت حکیم الاُمّۃ نوّر اللہ مرقدہٗ:

آپ جو دل سے کعبہ کے قبلہ ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور اُمیدِ وحی میں بار بار آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر بھی دیکھتے ہیں کہ شاید فرشتہ حکم لے آوے، سو آپ کے مُنہ کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں (اور چونکہ ہمیں آپ کی خوشی پُورا کرنا منظور ہے) اس لئے (ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جو آپ کو پسند ہے (لو پھر ہم حکم ہی دیئے دیتے ہیں کہ) اب سے اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف کیا کیجئے

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَخَذَ اللّٰہُ لَہُ الْعَھْدَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ

(تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور انکی مدد کرنیکا عہد لیا گیا)

۳ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَ
نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَخَذْتَ لَہُ الْعَھْدَ عَلٰی جَمِیْعِ
الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ " وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ
النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا " (القرآن الکریم آل عمران ۸۱)

جَعَلَ اللّٰہُ اِتِّبَاعَ نَبِیِّہٖ مُوْجِبًا لِّمُحَبَّتِہٖ

(اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی کسوٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو بنایا)

۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَ
نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ جَعَلْتَ اِتِّبَاعَہٗ مُوْجِبًا لِّمُحَبَّتِکَ
حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ " قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ "

(القرآن الکریم آل عمران ۳۱)

اِذَا ذُكِرَ ذُكِرَ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد کیا جاتا ہے)

⑤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ قَرَنْتَ اسْمَهٗ مَعَ اسْمِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (القرآن الكریم۔ الم نشرح)

هُوَ اَكْمَلُ الْخَلْقِ خُلُقًا

(آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں)

⑥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَكْرَمْتَهٗ بِاَكْمَلِ الْخُلُقِ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" (القرآن الکریم القلم)

تَكْرِيْمُهٗ بِالْاِسْرَآءِ وَبِمَرْتَبَةِ الْعُبُوْدِيَّةِ الْعُلْيَا

(اسراء کا اعزاز اور "عبدہ" کا عالی مرتبت خطاب)

⑦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَكْرَمْتَهٗ بِالْاِسْرَآءِ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "سُبْحٰنَ الَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى" (القرآن الکریم اسرٰی)

تَكْرِيْمُهٗ بِالْمِعْرَاجِ وَالْقُرْبِ الْخَاصِ

(معراج کا اعزاز اور قرب خاص کا شرف)

۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ الَّذِىْ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى"

(القرآن الکریم النجم ۱۸)

اُعْطِىَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

(مقام محمود کا اعزاز)

۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِىْ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

(القرآن الکریم الاسراء ۷۹)

اُعْطِىَ الْكَوْثَرَ

(حوضِ کوثر عطا فرمانے کی بشارت)

۱۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ الَّذِىْ

قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ" (القرآن الکریم الکوثر)

هُوَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ

(اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا)

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِيْ قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" (القرآن الکریم انبیاء ۱۰۷)

جُعِلَتْ طَاعَتُهٗ عَيْنَ طَاعَةِ اللّٰهِ

(اطاعت کا مقام)

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ جُعِلَتْ طَاعَتُهٗ عَيْنَ طَاعَتِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (القرآن الکریم النساء ۸۰)

جُعِلَتْ مُبَايَعَتُهٗ عَيْنَ مُبَايَعَةِ اللّٰهِ

(رسول سے بیعت کرنے کا درجہ)

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ جُعِلَتْ مُبَايَعَتُهٗ عَيْنَ

مُبَايَعَتِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهٖ "إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ" (القرآن الكريم. الفتح ١٠)

اَلْاِيْمَانُ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُوْنٌ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

(اللہ پر ایمان اور رسول پر ایمان کا تلازم)

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ جَعَلْتَ الْاِيْمَانَ بِهٖ مَقْرُوْنًا بِالْاِيْمَانِ بِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (القرآن الكريم النساء ١٣٦)

كَوْنُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّةً يَمْتَنُّ اللّٰهُ بِهَا عَلٰى عِبَادِهٖ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتلانا)

(۱۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ مَنَنْتَ عَلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبَعْثَتِهٖ فِيْهِمْ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهٖ "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ" (القرآن الكريم آل عمران ١٦٤)

اَقْسَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

(اللہ تعالیٰ کا آپ کی حیات کی قسم کھانا)

(۱۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا
وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَقْسَمْتَ بِحَیَاتِہٖ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ
حَقِّہٖ " لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِہِمْ یَعْمَھُوْنَ " (القرآن الکریم حجر ۷۲)

نَھَی اللّٰہُ اَنْ یُّرْفَعَ صَوْتٌ فَوْقَ صَوْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرنے کی غیر معمولی اہمیت)

(۱۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَ
نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ نَھَیْتَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ یَّرْفَعُوْا
اَصْوَاتَھُمْ فَوْقَ صَوْتِہٖ حَیْثُ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ " یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ " (القرآن الکریم الحجرات)

اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِسْمَیْنِ مِنْ اَسْمَآئِہٖ

(عطا فرمائے اللہ نے آپ کو دو نام اپنے ناموں میں سے)

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَ
نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ حَقِّہٖ
" وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ " (القرآن الکریم التوبہ ۱۲۸)

تَكَفَّلَ الْمَوْلٰى بِحِفْظِهٖ

(آپ کی حفاظت کے بارے میں فرمایا کہ آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں)

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِهٖ حَيْثُ قُلْتَ "وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا" (القرآن الكريم الطور ۴۸)

هُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

(آپ خاتم النّبیّین ہیں)

(۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ خَتَمْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ حَيْثُ قُلْتَ فِىْ حَقِّهٖ "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ" (القرآن الكريم الاحزاب ۴۰)

جَعَلَهُ اللّٰهُ نُوْرًا

(آپ کا نور ہونا)

(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ نُوْرًا حَيْثُ قُلْتَ "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ" (القرآن الكريم المائده ۱۵)

هُوَ سَيِّدُ الْبَشَرِ

(سیّد الکونین صلے اللہ علیہ وسلم سیّد البشر ہیں۔)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ " اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ " (مسلم شریف)

اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

(آپ کو جوامع الکلم کا معجزہ دیا گیا)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ " اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ " (مسلم شریف)

اُعْطِيَ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ

(آپ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اُعْطِيَ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ " وَاِنِّىْ قَدْ اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ " (بخاری و مسلم)

نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

(ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے رعب کا اثر دیکر آپکی مدد فرمائی گئی)

(۲۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَىْ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ" (بخاری و مسلم)

اِمَامَتُهٗ بِالْاَنْبِيَآءِ

(بیت المقدس میں تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا گیا)

(۲۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَكْرَمْتَهٗ بِاِمَامَةِ الْاَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "فَجُمِعَ لِىَ الْاَنْبِيَآءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِىْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ" (نسائی)

اِطِّلَاعُهٗ عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ

(آپ کو اللہ تعالٰی نے بہت سی غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا اور آپ نے سچی پیشین گوئیاں کیں)

(۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَطْلَعْتَهٗ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّا سَيَقَعُ حَيْثُ اَخْبَرَ عَنِ الدَّجَّالِ الْاَعْوَرِ فَقَالَ "وَمَكْتُوْبٌ

بَیْنَ عَیْنَیْهِ لَكَ - ف - ر (بخاری ومسلم)

اُعْطِیَ لِوَآءُ الْحَمْدِ

(آپ کے مبارک ہاتھ میں حمد کا جھنڈا تھمایا جائے گا۔)

(۲۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اُعْطِیَ لِوَآءُ الْحَمْدِ حَیْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "بِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ" (مسند احمد)

هُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ

(آپ سب سے اول شافع و مشفع ہونگے)

(۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ هُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ حَیْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ" (مسلم)

عُلُوُّ مَكَانَتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

(قیامت کے روز آپ کے مرتبہ کی بلندی کہ شفاعت کبریٰ نصیب ہوگی جس سے تمام مخلوق کے ساتھ انبیاء بھی مستفید ہونگے)

(۳۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ یَكُوْنُ لَهٗ كُرْسِیٌّ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ حَیْثُ قَالَ عَنْ نَّفْسِهٖ "ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ

اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ غَيْرِيْ" (ترمذی)

شَقُّ الْقَمَرِ

(معجزۂ شق القمر)

(۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ۔ (بخاری ومسلم)

مُعْجِزَةُ الْقُرْاٰنِ الْاَبَدِيَّةُ

(قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ)

(۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ مُعْجِزَةً اَبَدِيَّةً اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

تَكَفَّلَ الْمَوْلٰى بِحِفْظِ دِيْنِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ربانی کفالت)

(۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِ دِيْنِهٖ حَيْثُ قُلْتَ جَلَّ شَانُكَ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" (القرآن الکریم الحجر ۹)

اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے)

٣٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ هُوَ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ (ترمذی و مسلم وغیرہ)

مَا بَيْنَ بَيْتِهٖ وَمِنْبَرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف اور گھر کا درمیانی حصہ جنت کی کیاری ہے)

٣٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ (بخاری و مسلم)

اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لئے قسمیں فرما کر ان کو راضی کرنے کی بشارت دینا)

٣٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَقْسَمْتَ لَهٗ حَيْثُ قُلْتَ

جَلَّ شَانُکَ" وَالضُّحٰی ○ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ○ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ○ (القرآن الکریم والضحیٰ)

حُسْنُہٗ وَجَمَالُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن وجمال)

(۳۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ کَانَ وَجْھُہٗ یَتَلَاْلَاُ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔ (شفاء قاضی عیاض)

(۳۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِیْنِ الْاَزْھَرِ (من الشمائل)

(۳۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ (المرتب)

لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا)

(۴۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ قَالَ عَنْ نَّفْسِہٖ" اَنَا خَاتَمُ

النَّبِيِّيْنَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِیْ" (الحدیث الشریف)

(٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِعَدَدِ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَكَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَكُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا — عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

طباعتِ دوم بعد نظرِ ثانی ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

از محمد سہیل مدینہ منورہ

"نعتیہ کلام"

قصائد واشعار اور نعتیہ کلام میں چونکہ بعض اشعار ادب اور شرعی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں، اسلئے متبعِ سُنّت عشاق، جامع شریعت وطریقت علماء اور بدعات سے متنفر و محتاط حضرات کا کلام ہونا چاہیے۔ نمونہ کے طور پر اپنے بزرگوں کا نعتیہ کلام کچھ تشریح کے بعد تبرکاً یہاں درج کر کے رسالہ کو ختم کرتے ہیں۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

ﷺ اس صورت نوں میں جان آکھاں   جاناں کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں   جس شان توں شاناں سب بنیاں
دسّے صورت راہ بے صورت دا   توبہ، راہ کی؟ عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سوجھت دا   کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہا صورت شالا پیش نظر   رہے وقت نزع تے روز حشر
وچ قبر تے پل تھیں جد ہوسی گزر   سب کھوٹیاں تھیسن تدکھریاں

اِسی طرح حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں!

عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے   گناہ ہو دیں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپکی اُمت کے جُرم ایسے گراں   کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی نثار

اور حضرت نانوتوی رح اللہ جل شانہٗ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کمالات وحسن وجمال کے متعلق فرماتے ہیں

تو آئینہ ہے کمالاتِ کبریائی کا   وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت   نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جُز ستار

اور حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ "یہ اللہ کے محبوب اور حبیب ہیں، محب جلّ شانہ کی غیرت نے گوارہ نہیں فرمایا کہ اپنے حبیب کا پُورا حُسن ظاہر فرمائیں (بعض عارفین کا قول ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ستّار کے حبیب ہیں، اور اگر ظاہر ہو جاتا تو لوگ دیکھنے کی تاب نہ لا سکتے، مر جاتے اور استفادہ مقصود نہ ہو سکتا)

اور حضرت گنگوہی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ!

ادنٰی مومن کے قلب کا نور (جو قلب اطہر کے نور کی ایک شعاع ہے) اگر ظاہر ہو جائے تو سورج ماند پڑ جائے (اِمداد السُّلوک) پھر نورِ مجسّم کے پورے ظہور پر انسانوں کا کیا حال ہوتا؟

منتخب اشعار

حضرت اقدس، عاشق برحق حجۃ الاسلام مولانا **محمد قاسم** صاحب نانوتوی قدس سرہٗ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور مرتبہ کو جو کتاب وسنت سے ثابت ہے، اپنے قصیدۂ بہاریہ میں یوں بیان فرماتے ہیں:-

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی — زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیٔ احمد — زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
نثار کیا کروں مفلس ہوں نام پر اسکے — فلک سے عقد ثریا یوں دے اگر وہ ادھار
نثار کر اس کی فقط اور سب کو چھوڑ — کہاں کا سبزہ، کہاں کا چمن، کہاں کی بہار
نثار کر اس کی فقط اگر حق سے کچھ لیا چاہئے — تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار
الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی — کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو — نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
کہاں وہ رتبہ، کہاں عقل نارسا اپنی — کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغ عقل ہے گل اس نور کے آگے — زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
مگر کرے مری روح القدس مددگاری — تو اس کی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے — تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار
تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں — امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار
خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب — خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشق زار
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی — تو نور شمس گر اور انبیاء ہیں شمس نہار
حیات جاں ہے تو، ہیں اگر وہ جان جہاں — تو نور دیدہ ہے، گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی — بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدأ الآثار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
تو آئینہ ہے کمالات کبریائی کا — وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی — ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار

جو انبیا رہیں وہ آگے تری نبوت کے
کریں ہیں اُمتی ہونے کا یا نبی اقرار

خُدا کے طالب دیدار حضرتِ موسیٰ
تمہارا لیجئے خُدا آپ طالبِ دیدار

کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج
کہیں ہوئے ہیں زمیں آسماں بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہنچے حُسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار

رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریّت
نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستّار

سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک
خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار

عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے
گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار

بکیں گے آپ کی امت کے جُرم ایسے گراں
کہ لاکھوں مغفرتیں کہہ سے کم پہ ہونگی نثار

ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف
بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق
اگر گناہ کو ہے خوف غصّہ قہار

لگے ہے سگ کو ترے میرے نام سے گو عیب
پہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عزّ و وقار

تو بہترینِ خلائق میں بدترینِ جہاں
تو سرورِ دو جہاں میں کمینہ خدمتگار

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامی کار

دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر
کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار

رہا دخوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ
جو تو ہی ہاتھ لگاوے تو ہووے بیڑہ پار

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار

بس اب درود پڑھ اس پر اور اسکی آل پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترتِ اطہار

الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ اُن کو شمار

غزل نعتیہ

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یارسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

اٹھا کر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یارسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربتِ دیدار کا عالم
کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یارسول اللہ

چھپیں خجلت سے جا کر پردۂ مغرب میں ماہ و خور
گر اپنے حُسن کا جلوہ دکھاؤ یارسول اللہ

یقیں ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میداں میں شفاعت کے تم آؤ یارسول اللہ

ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رسوا
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یارسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جُرم و عصیاں پر نہ جاؤ یارسول اللہ

مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یارسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یارسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سُناؤ یارسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یارسول اللہ

اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یارسول اللہ

جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا ترا ؤ یارسول اللہ

پھنسا ہوں جس طرح گردابِ غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

نعتیہ اشعار

حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

یَا شَفِیْعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ — اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ
لَیْسَ لِیْ مَلْجَأٌ سِوَاکَ اَغِثْ — مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ
غَشَّنِیَ الدَّهْرُ یَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ — کُنْ مُّغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ
لَیْسَ لِیْ طَاعَةٌ وَّ لَا عَمَلٌ — بَیْدَ حُبِّکَ فَهُوَ لِیْ عُدَدِیْ
یَا رَسُوْلَ الْاِلٰهِ بَابُکَ لِیْ — مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحَدِیْ
جُدْ بِلُقْیَاکَ فِی الْمَنَامِ وَکُنْ — سَاتِرًا لِلذُّنُوْبِ وَالْفَنَدِ
اَنْتَ عَافٍ اَبَرُّ خَلْقِ اللّٰهِ — وَمُقِیْلُ الْعِثَارِ وَ اللَّدَدِ
رَحْمَةٌ لِّلْعِبَادِ قَاطِبَةً — بَلْ خُصُوْصًا لِّکُلِّ ذِیْ اَوَدِ
لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرْبَ طَیْبَتِکُمْ — فَالْتَثَمْتُ النِّعَالَ ذَاکَ قَدِیْ
فَاُصَلِّیْ عَلَیْکَ بِالتَّسْلِیْمِ — مُتْحِفًا عِنْدَ حَضْرَةِ الصَّمَدِ
بِعِدَادِ الرِّمَالِ وَ الْاَنْفَاسِ — وَالنَّبَاتِ الْکَثِیْرِ مُنْتَضِدِ
وَعَلَی الْاٰلِ کُلِّهِمْ اَبَدًا — بَالِغًا عِنْدَ مُنْتَهَی الْاَمَدِ

ترجمہ از حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دستگیری کیجئے میرے نبی — کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ — فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابنِ عبد اللہ زمانہ ہے خلاف — اے مرے مولا خبر لیجئے مری
کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس — ہے مگر دل میں محبت آپ کی
میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول — ابرِ غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
خواب میں چہرہ دکھا دیجئے مجھے — اور مرے عیبوں کو کر دیجئے خفی

درگذر کرنا خطا و عیب سے — سب سے بڑھ کر ہے یہ خصلت آپ کی
سب خلائق کے لئے رحمت ہیں آپ — خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی
کاش ہو جاتا مدینہ کی میں خاک — نعل بوسی ہوتی کافی آپ کی
آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا — حضرتِ حق کی طرف سے دائمی
جس قدر دنیا میں ہے ریت اور سانس — اور بھی ہے جس قدر روئیدگی
اور تمہاری آل پر اصحاب پر
تا بقائے عمر دار اُخروی

(نشر الطیب)

محمد اقبال مدینہ منورہ۔ ۲۲ رجب سنہ ۱۴۱۵ھ

بشارت

إبرأ إلى كلِّ حِبٍّ مِّن مَّحَبَّتِهٖ
وَثِقْ بِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاتَّكِلِ

"ہر محبوب کی محبّت سے دست بردار ہو کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتۂ اُلفت استوار کر اور اسی پر بھروسہ کر۔"

هُوَالَّذِی حُبُّهٗ فَوْزٌ وَّ مَكْرُمَةٌ
وَحُبُّهٗ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ فَاكْتَمِلِ

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کامیابی، عزت و کرامت اور علامت ایمان ہے، اس کی تکمیل کر۔"

وَحُبُّهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا
وَلَا انْفِصَامَ لِحَبْلٍ مِّنْهُ مُتَّصِلِ

"اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت وہ مضبوط رسی ہے جو ٹوٹ نہیں سکتی اور جو رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو وہ اٹوٹ ہے۔"

يَا حَبَّذَا حُبُّهٗ اُنْسٌ لِّمُنْفَرِدٍ
ذُخْرٌ لِّمُدَّخِرٍ زَادٌ لِّمُنْتَقِلِ

"سُبحان اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت انسان کے لئے سامانِ اُنسیّت ہے ذخیرہ اندوز کے لئے بہترین ذخیرہ اور عازم سفر (آخرت) کے لئے توشہ ہے۔"

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اشْكُرْ لِقَائِلِهٖ
وَذَاكَ وَعْدٌ بِلَا خُلْفٍ وَّلَا خَطَلٖ

"اُس ذاتِ عالی کا احسان سمجھو جس نے فرمایا: آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کی۔ یہ قطعی وعدہ ہے جس میں کوئی دغدغہ نہیں"۔

اُحِبُّهٗ وَلِذَا اَرْجُوْا شَفَاعَتَهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ مِنَ الْمَحْبُوْبِ فِيْ أَمَلٖ

"مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اسی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ مُحِب کو محبوب سے اُمید ہوتی ہے"۔

سِيْنُ السَّلَامِ لَهَا الْأَسْنَانُ بَاسِمَةٌ
فَأَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّ السِّيْنِ لِلْقُبَلٖ

"سین سلام کے دانت کِھل رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سین کے دانتوں کو ہمیشہ مسکراتا رکھے"۔

شُغْلُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامِ كَفٰى
فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ ذٰلِكَ الشُّغُلٖ

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنے کا شغل کافی ہے اللہ تعالیٰ میرے اس شغل میں برکت دے۔"

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى نَبِيِّكَ طٰهٰ سَيِّدِ الرُّسُلٖ

"اے اللہ! ہمیشہ صلوٰۃ و سلام نازل فرما، اپنے نبی طٰہٰ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔"

یَا وَدُوْدُ

عاشقانِ نبیِ مختار و محبانِ حبیبِ پروردگار ﷺ

کے لیے حدیث شریف کے چالیس (۴۰)

درُود و سلام

کا مقبول وظیفہ

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

عصرِ حاضر کی اہم ضرورت

روٹھے ہوئے خستہ خراب حالوں کو

محبت کے اشارے

اور نازوالوں سے بیزاری و بے نیازی

☆ جو ☆

پانچ جمال اور ایک منزل پر مشتمل ہے

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

ادراک